خصوصیاتِ قرآنِ حکیم

پروفیسر یُوسف سلیم چشتی (مرحوم)

کوئی شخص ایک نشست میں قرآن حکیم کی تمام خصوصیات بیان نہیں کر سکتا۔ اس کے لیے کم از کم چھ تقاریر لازمی ہیں۔

میں اس نشست میں چند خصوصیات بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔

۱۔ قرآن حکیم کی پہلی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے علاوہ دنیا کی کسی مذہبی یا الہامی کتاب کی اصلیت (Genuineness) یقینی اور باعتبار ہونا (Authenticity) اور درستی راستی صحت تمامیت (Integrity) ثابت نہیں کی جا سکتی۔ یعنی ۱۔ نقلی یا جعلی نہیں ہے۔ ۲۔ قابل اعتبار و اعتماد ہے۔ ۳۔ مکمل ہے ناقص نہیں ہے۔ درحقیقت یہ وہی کتاب ہے جو آپؐ نے دنیا کو دی تھی۔ اس معاملے میں قول فیصل یہ ہے کہ ان تینوں خوبیوں پر غیر مسلموں نے گواہی دی ہے۔ (1- Muir, 2- T.P. Hughes, 3- Von Kreamer)

۲۔ جناب مسیح نے اپنے شاگردوں یا پیروؤں کو کوئی کتاب نہیں دی۔ اسی لیے ان کے صعود کے بعد ۱۱۳۳ اناجیل لکھی گئیں۔ دعا کی گئی کہ اصلی اوپر رہ جائیں نقلی نیچے گر پڑیں۔ ایک ہزار سال تک مذہبی مجالس منعقد ہوتی رہیں کہ ان کی اصلی تعلیم کیا تھی۔

۳۔ جب Nabucadnazar نے یورشلم کو تباہ کیا تو اصلی توریت بھی جل گئی۔ عزرا (عزیر) نے لکھی۔ وہ نیرو کے عہد میں جلا دی گئی۔

۴۔ جناب بدھ نے کوئی کتاب نہیں دی۔ ان کی وفات کے بعد ان کے پیروؤں نے ان کے اقوال قلمبند کیے۔ ان کی صحت کے بارے میں ایک ہزار سال تک مذہبی مجالس منعقد ہوتی رہیں۔ لیکن یقین حاصل نہ ہو سکا۔

۵۔ زرتشت کی کتاب ژند زبان میں تھی۔ زبان اور کتاب دونوں معدوم شدند۔

۶۔ جین دھرم کے بانی مہاویر نے کوئی کتاب نہیں دی۔ دونوں فرقوں کے پاس مختلف

کتابیں ہیں۔ مہاویر بھی گوتم بدھ کی طرح خدا کا منکر تھا۔ مگر طرفہ تماشا یہ ہے کہ بودھی اور جینی دونوں اپنے اپنے پیشوا کو خدا مانتے ہیں اور ان کے بتوں کو سجدہ کرتے ہیں۔

۲۔۔۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ قرآن نے پہلی ہی وحی میں فلسفے کے دونوں بنیادی مسائل کا حل پیش کر دیا۔ (ا) وجود کا منبع کیا ہے؟ (ب) علم کا منبع کیا ہے؟

۳۔۔۔ قرآن، مذہب کی تاریخ میں پہلی اور آخری کتاب ہے جس نے دین کو روایات، معجزات، کرامات، خوارق عادات اور ظنّیات کے بجائے تجربے، مشاہدے، تدبر، تفکر، تعقل اور تفقہ یعنی برہان پر مبنی کیا۔

قرآن سے پہلے کسی الہامی کتاب نے یہ نہیں کہا۔

(۱) هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝

(۲) وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۝

(۳) وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا (۵۳-۲۸)

حقیقت تو یہ ہے کہ ظن، حق کے سامنے بالکل بکار آمد نہیں ہے۔

(۴) إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۝

قرآن اپنے آپ کو خود برہان قرار دیتا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! قَدْ جَاءَكُم بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ

۴۔۔۔ چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ نظریۂ ارتقا کی دریافت اور اشاعت سے پہلے قرآن نے لفظِ رب کے ذریعے سے اس نظریے کو پیش کر دیا۔ رب کے معنی ہیں :۔

The Creator, the Controller, The Sustainer and the Evolver of the Universe

۵۔۔۔ پانچویں خصوصیت یہ ہے کہ ہستیٔ باری پر قرآن کے علاوہ دنیا کی کسی الہامی یا مذہبی کتاب نے دلائل پیش نہیں کیے ہیں۔ حکماء نے جس قدر دلائل مرتب کیے ہیں وہ بھی قرآن میں ہیں اور ایک دلیل قرآن نے پیش گوئی کے ذریعے سے دی ہے۔

Ontological, Cosmological, Teleological, moral argument from Prophecy.

الٓمٓ ۝ غُلِبَتِ الرُّومُ ۝ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُم مِّن بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ۝

فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ ط

"قریب کے ملک یعنی فارس میں رومی (جو عیسائی ہیں) اہل ایران سے (جو آتش پرست ہیں) مغلوب ہو گئے ہیں۔ لیکن یہ لوگ اپنے مغلوب ہوئے پیچھے عنقریب چند سال (نو سال) کے اندر، پھر اہل فارس پر غالب آجائیں گے۔"

یہ پیش گوئی دلیل ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے کیونکہ آنحضرتؐ کے پاس دونوں سلطنتوں کی فوجی طاقت کا اندازہ لگانے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔

۶۔ قرآن کی چھٹی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود خدا نے لیا ہے۔ کیونکہ وہ اس کا پیغام آخری ہے۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ط

۷۔ ساتویں خصوصیت یہ ہے کہ اس نے منطق اور فلسفے کی اصطلاحات کے بغیر، منطقی دلائل دیے ہیں۔ اگر وہ مصطلحات استعمال کرتا تو اس پر دو اعتراضات وارد ہو جاتے۔ (۱) یہ کتاب سب کے لیے نہیں ہے (۲) آپؐ نے کسی منطقی اور فلسفی کی شاگردی اختیار کی ہے یا اس سے استفاضہ کیا ہے۔ قرآن نے لفظ "حصر عقلی" استعمال کیے بغیر اس دلیل سے اتمام حجت کیا ہے۔

(طور۔ ۵۲۔ ۳۵) اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ اَمْ ھُمُ الْخٰلِقُوْنَ ط

آیا ایشاں آفریدہ می شدند بغیر آفرینندہ یا ایشاں خود آفریدگار اند؟

اسی لیے قرآن نے واجب، ممکن، حادث، قدیم، ممتنع، عدم اور وجود وغیرہم الفاظ استعمال نہیں کیے۔ عشق اور عاشق بھی نہیں کیے۔ عشق کی جگہ "حب" استعمال کیا ہے۔

۸۔ آٹھویں خصوصیت۔ قرآن کے علاوہ کسی الہامی کتاب نے بنی آدم کو اپنا مخاطب نہیں بنایا۔ خاص قوم یا قبیلے کو مخاطب بنایا ہے۔

۹۔ نویں خصوصیت یہ ہے کہ کسی کتاب نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں ہر زمانے میں بنی آدم کے لیے ہدایت رہوں گی۔ اور میری تعلیمات کبھی Out of date نہیں ہوں گی۔ اور میں بنی آدم کو کبھی مایوس نہیں کروں گی۔

۱۰۔ قرآن کی دسویں خصوصیت یہ ہے کہ اس کے علاوہ کوئی کتاب تاریخ نسل انسانی پر اس قدر اثر انداز نہیں ہوئی۔

۱۱۔۔۔ اس کے علاوہ کسی کتاب نے عالمگیر ہدایت ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔

۱۲۔۔۔ اس کے علاوہ کسی کتاب نے بنی آدم کی زندگی میں اس قدر عظیم اور دور رس انقلاب برپا نہیں کیا۔ ایم این رائے کا قول لائق غور ہے حیوانوں کو انسان اور انسانوں کو فرشتۂ رحمت بنا دیا۔

۱۳۔۔۔ اس کے علاوہ کسی کتاب نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ تمہارا دین کامل کر دیا اور نعمت تمام کر دی۔

۱۴۔۔۔ قرآن نے پہلی مرتبہ دنیا کو حریت، اخوت اور مساوات کا درس دیا۔

۱۵۔۔۔ علم اور تعلیم کی اہمیت واضح کی، علم کو عام کیا، حصول علم کو لازمی قرار دیا۔

۱۶۔۔۔ مذہبی رواداری کا درس دیا۔

۱۷۔۔۔ عورت کو اس کا صحیح مقام عطا کیا۔ ہندو دھرم، جین دھرم، بودھ دھرم، پارسی مذہب مجوسیت، یہودیت اور عیسائیت نے عورت کو ذلیل، کمتر فرمایہ اور دوزخ کا دروازہ قرار دیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا الجنۃ تحت اقدام الامہات۔ روحانی طور پر مرد کی برابر ہے۔

۱۸۔۔۔ رنگ، نسل، زبان، قوم، قبیلہ، ذات پات کے بتوں کو توڑ دیا۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔

۱۹۔۔۔ قرآن نے پہلی مرتبہ رہبانیت اور ترکِ دنیا کی مذمت کی اور اسے خلاف فطرتِ انسانی قرار دیا۔ وَرَهْبَانِيَّةً ِابْتَدَعُوهَا الخ

۲۰۔۔۔ بدھ دھرم نے کہا "سروم دکھم"، پوری زندگی دکھ ہے۔ قرآن نے کہا غلط ہے پوری زندگی جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ اس لیے مبارک ہے اور توشہ آخرت ہے۔ قرآن سے پہلے اقوام عالم کا زاویہ نگاہ Pessimistic تھا۔ قرآن نے ذہنیت میں انقلاب برپا کیا اور Meliorism کی تعلیم دی۔

۲۱۔۔۔ قرآن نے آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے فولاد کی اہمیت واضح کی۔ جس کی صداقت پر عصر حاضر گواہ ہے۔

۲۲۔۔۔ قرآن پہلی مذہبی الہامی کتاب ہے جس نے انسان کو حصول علم کا حکم دیا۔ کیونکہ بے علم نتواں خدا را شناخت۔

۲۳۔۔۔ .... جس نے کائنات کا مطالعہ اور مظاہر فطرت میں غور کی دعوت دی۔ تاکہ

اللہ پر ایمان پختہ ہو سکے اور اس مشاہدے کی بدولت سائنس عالم وجود میں آیا اور مسلمان سائنس کے علمبردار بن گئے۔

۲۴۔ قرآن نے یورپ کی Dark age کا خاتمہ کردیا۔

نے چھٹی صدی عیسوی میں فلسفے کی تعلیم بند کردی تھی۔ قرآن نے ساتویں صدی میں فلسفے کی شمع از سرِ نو روشن کی جس کی بدولت یورپ میں احیا العلوم اور اصلاح کلیسا جیسی انقلاب آفریں تحریکیں پیدا ہوئیں۔ اسی لیے پوپ نے لوتھر کو "نصف مسلمان" قرار دے کر عیسائیت سے خارج کیا تھا۔

۲۵۔ قرآن کی بدولت یورپ نے انیسویں صدی میں عورت کو طلاق حاصل کرنے کی اجازت دی۔ عیسائی مذہب میں طلاق نہیں ہے۔

۲۶۔ قرآن نے پہلی مرتبہ اعلان کیا۔ "لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ"

۲۷۔ قرآن نے پہلی مرتبہ اقوام کو توحید پر مجتمع ہو جانے کی دعوت دی تاکہ امن قائم ہو سکے۔

۲۸۔ قرآن نے پہلی مرتبہ فرقہ بندی کو شرک قرار دیا۔

۲۹۔ قرآن پہلی مذہبی کتاب ہے جس نے یہ چیلنج دیا کہ اگر تمہیں اس کے منجانب اللہ ہونے میں شک ہے تو کم از کم ایک سورت بنا کر دکھا دو۔ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۠ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

۳۰۔ قرآن پہلی کتاب ہے جس نے دین اور دنیا، دنیادار اور دین دار، چرچ اور اسٹیٹ ...... مادہ اور نفس ناطقہ کی دوئی کو ختم کردیا۔ یہ ایک ہی سکے کے دو رُخ ہیں۔ سیاست کیا ہے؟ مذہب کے عقیدۂ توحید کو زندگی کے ہر شعبے میں نافذ کر دینے کا دوسرا نام ہے۔

۳۱۔ قرآن کی بدولت، دنیا INDUCTIVE LOGIC سے آگاہ ہوئی۔ قرآن سے پہلے دنیا صرف ارسطو کی DEDUCTIVE LOGIC سے آشنا تھی۔ قرآن نے کائنات میں غور و فکر اور مظاہر کے مشاہدے کی دعوت دے کر استقراء کا قانون واضح کردیا۔

۳۲۔ قرآن نے پہلی مرتبہ دنیا کو Ethical Ideal Plus Polity عطا کی۔ قرآن ایک خوشگوار امتزاج ہے دین اور دنیا کا، درویشی اور سیاست یا حکومت کا۔

۳۳۔ قرآن نے رسم پرستی (Ritualism) کو ختم کر دیا۔ پادری نہ ہو تو عیسائی عبادت نہیں کر سکتا۔ پنڈت نہ ہو تو ہندو عبادت نہیں کر سکتا۔ موبد نہ ہو تو مجوسی عبادت نہیں کر سکتا۔ ربی نہ ہو تو یہودی عبادت نہیں کر سکتا۔ مسلمان کسی کا محتاج نہیں ہے قرآن نے انسان کو انسان کی ہر قسم کی غلامی سے آزاد کر دیا۔

۳۴۔ دنیا کے اکثر و بیشتر مذاہب کے بانی خود بھی لکھے پڑھے تھے اور ان کی قوم بھی تعلیمیافتہ اور متمدن تھی مثلاً (۱) ہندوؤں کے رشی اور فلسفی، (۲) گوتم بدھ اور اس کی قوم، (۳) مہاویر اور اس کی قوم، (۴) حکیم زرتشت اور اس کی قوم (۵) حضرت موسیٰ اور ان کی قوم (۶) حضرت عیسیٰ اور ان کی قوم۔ ہندوستان اور ایران تو فلسفے اور حکمت کا گھر تھے۔

لیکن نہ آنحضرتؐ خواندہ تھے نہ آپؐ کی قوم۔ بلکہ عرب تو جہالت میں ضرب المثل تھے۔ اور تہذیب و تمدن سے بیگانہ۔ تو قرآن کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ ایک اُمّی کے قلب پر نازل ہوا اور اس نے جاہل قوم کو عالم اور علم کا علمبردار بنا دیا۔

۳۵۔ قرآن کریم کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ دنیا کی تمام الہامی کتابوں میں یہی ایک کتاب ہے جو سفینوں کے علاوہ سینوں میں بھی محفوظ ہے۔

اور یہی ایک ایسی الہامی کتاب ہے جس کے متن کی صحت کی گواہی اغیار نے دی ہے۔ ورنہ ہر الہامی کتاب یا گم ہو چکی ہے یا اس کے متن میں لفظی اور معنوی تحریف ہو چکی ہے۔ اور صرف اسی کا نسخہ (مصحف عثمانی) آج بھی محفوظ ہے۔ کسی الہامی کتاب کا اصلی نسخہ نہ محفوظ ہے۔ نہ موجود ہے۔

سچ کہا ہے اقبال نے ؎

فاش گویم آنچہ در دل مضمر است ! ایں کتابے نیست چیزے دیگر است
چوں بجاں در رفت جاں دیگر شود ! جاں چو دیگر شد، جہاں دیگر شود!

اور تاریخ عالم گواہ ہے کہ کسی کتاب نے قرآن سے بڑھ کر انقلاب پیدا نہیں کیا اور کوئی ہادی یا بانی مذہب یا رسول آنحضرت سے بڑھ کر کامیاب نہیں ہوا۔

۳۶ ویں خصوصیت یہ ہے کہ اس کتاب میں ..... کوئی بات تہذیب اور حیا کے معیار سے فروتر نہیں ہے چنانچہ ایک مرد اس کتاب کو عورتوں کے مجمع میں بھی پڑھ کر انہیں سمجھا سکتا ہے۔ لیکن اگر آپ کسی پنڈت سے پوچھیں کہ کیا تم اس منتر کا اردو ترجمہ عورتوں کو سنا سکتے ہو جو تم نکاح کے وقت پڑھتے ہو، تو اس کا رنگ فق ہو جائے گا۔ وہ منتر یہ ہے اتھروَن وید کانڈ ۱۴ سوکت ۲ منتر ۳۸۔

۳۷ ویں خصوصیت قرآن نے تاریخ عالم میں پہلی مرتبہ سرمایہ داری کے خلاف تعلیم دی ہے۔

۳۸ ویں خصوصیت ۔ قرآن نے قانون وراثت نافذ کیا۔

۳۹ ویں خصوصیت ۔ انفرادی ذمہ داری کی تعلیم دی۔

۴۰ ویں خصوصیت ۔ قرآن نے تمام مذاہب کے غلط عقائد کی تردید کر دی۔ اس کا یہی ایک کارنامہ اسے غیر فانی بنا دینے کے لیے کافی ہے۔

۴۱ ویں خصوصیت یہ ہے کہ اس نے شخصیت پرستی کا خاتمہ کر دیا۔

۴۲ ویں خصوصیت یہ ہے کہ یہ کتاب اپنا تعارف خود کراتی ہے۔ الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ .... وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ٥

۴۳ ویں خصوصیت ۔ یہ کتاب انسانی شخصیت کے تینوں پہلوؤں کی یکساں آبیاری کرتی ہے۔

۴۴ ویں خصوصیت ۔ اس کتاب نے شراب، قمار اور سود تینوں کو حرام قرار دے کر دنیا کو لعنت سہ گانہ سے نجات دی۔

۴۵ ویں خصوصیت ۔ قرآن نے دنیا کے تمام بانیانِ مذاہب کی عزت کرنے کا حکم دیا تاکہ رواداری اور مصالحت کا جذبہ پیدا ہو سکے۔

۴۶ ویں خصوصیت ۔ وحدت ادیانِ عالم کی تعلیم دی۔ وحدت نسل انسانی کی تعلیم دی۔ وحدتِ معبود کی تعلیم دی۔ دین ابتداء سے ایک ہی رہا۔ اللہ کی عبادت کرو۔ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ۔

۴۷ ویں خصوصیت ۔ انسان گنہگار یا ناپاک نہیں ہے۔ خلیفۃ اللہ فی الارض ہے۔

۴۸ ویں خصوصیت ۔ صرف یہ کتاب ہے جس کو اس کے پیش کرنے والے نے اپنی

زندگی میں اپنے پیروؤں کو دے دیا۔ اور وہ آج تک بجنسہٖ محفوظ ہے۔
۴۹ ویں خصوصیت۔ قرآن سے بڑھ کر شرک کی تردید اور توحید کا اثبات کسی مذہب نے نہیں کیا۔
۵۰ ویں خصوصیت۔ حاملِ وحی کو بطور اسوۂ حسنہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔
۵۱ عقیدہ توحید کو مرتبۂ کمال تک پہنچا دیا یعنی شرک کی ہر ممکن صورت کی تردید کر دی۔ مثلاً (۱) شرک فی الذات۔ (۲) شرک فی الصفات، (۳) شرک فی العبادۃ، (۴) شرک فی الاستعانۃ، (۵) شرک فی التصرف، (۶) شرک فی الحکم، (۷) شرک فی الامر۔
۵۲ ویں خصوصیت ما سوی اللہ، فقیر الی اللہ ہے۔ صرف اللہ غنی اور حمید ہے۔

(بقیہ درجۂ حکمت)

ایک حد ہے کہ اس کے بعد اس میں اضافہ نہیں کیا جا سکتا ہے ورنہ شعور و خواہش کا پورا نظام درہم برہم ہو جائے جس طرح لوہے کے ٹکڑے میں خارجی مقناطیسی میدان کے ذریعہ لوہائی مقناطیسیت پیدا کرنے میں ایک حد ایسی آتی ہے۔ کہ پیدا شدہ مقناطیسیت میں اضافہ نہیں کیا جا سکتا خواہ خارجی مقناطیسی میدان میں کتنا ہی اضافہ کیوں نہ کر دیا جاتے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ نورانی قوت آخری حد تک پہنچا دی گئی تھی کہ اب اس میں مزید اضافہ کی گنجائش نہ تھی۔ ورنہ بصورت دیگر جامۂ بشریت تار تار ہو کر مقصدِ نبوت فوت ہو جانے کا قوی اندیشہ تھا۔ (جاری ہے)